Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۸ھ یکم نبوت ۱۳۵۷ ہش یکم نومبر ۱۹۷۸ء نمبر ۲۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم نومبر ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

حق کے طالب کیلئے ضروری ہے کہ وہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے

مومن خدا کی راہ میں اپنے نفس اور مال سے جہاد کرتا ہے اور زندہ اور حقیقی نور کا متلاشی رہتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (التوبہ : ۱۲۴)

ترجمہ :- (یاد رکھو کہ) جو لوگ مومن ہیں (ان کے پہلے ایمان کے نتیجہ میں) ان کے ایمان کو اس (سورۃ) نے بڑھایا ہے اور وہ خوشی حاصل کر رہے ہیں ؁

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ (بخاری)

ترجمہ :- (اس سوال پر کہ لوگوں میں سے افضل کون ہے حضورؐ نے فرمایا) وہ صاحبِ ایمان جو خدا کی راہ میں اپنے نفس سے اور مال سے جہاد کرتا ہے ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ مَیں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں ۔ قرآن شریف پڑھتا ہوں شرک سے بیزار ہوں نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اِس دُنیا میں حاصل کر لیا جو انسان کے مُنہ کو اس کی تمام قوّتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی رُوح میں ایک سچّی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۔ وہ زندہ اور حقیقی نُور کیا چیز ہے ؟ وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے ۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے اِنسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے ۔"

(ایّام الصلح صفحہ ۱۱)

خیرِ اُمّت کے تقاضے

امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے تحریکِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان جس خطبہ جمعہ کے ذریعہ فرمایا اس میں حضور نے کُنتم خیر اُمّة اُخرجت للنّاس کی آیہ کریمہ سے استدلال فرماتے ہوئے جماعت کو تلقین فرمائی کہ خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اشاعتِ اسلام میں حصّہ لینا چاہیئے ۔ امید ہے ہر جماعت میں یہ مقدس آواز پہنچ گئی ہوگی اور اشاعتِ اسلام کیلئے مالی قربانیوں کے وعدے اپنے محبوب امام کے حضور بھجوائے جا رہے ہوں گے کہ یہی خیرِ اُمّت ہونے کے تقاضے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب جماعتوں کو اس کی توفیق سعید بخشے ۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ضروری ہے ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے اِس میں ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۱۵ ادا کرکے اپنی ادائیگی کو ۵/۱۵ کرنا ہے ۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے ضلع کی جماعتوں کو ابھی سے ادائیگیوں کی طرف توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ بقایا جات کی وصولی کی طرف بھی آپ کی خاص توجہ کی ضرورت ہے ۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اجلاس سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دار الضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ براہِ کرم تمام ممبران کرام وقتِ مقررہ پر اجلاس میں شمولیت فرماویں ۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جا رہی ہے ۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سیّد عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۲ ——— ۱۱ اگست تا ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء (قسط دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز روح پرور کوائف

جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

تقریب میں بعض دانشوروں اور دیگر معززین شہر کے علاوہ متعدد یورپی اور افریقی ملکوں کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے)

۱۳ اگست کو ساڑھے تین بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور نے بیرونِ فرینکفورٹ کے احباب جماعت کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا اور ایک گھنٹے تک انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے نوازا۔

مقامِ توکل کی حقیقت

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا اس وقت دنیا تیسری عالمگیر جنگ کے خوف سے ترساں و لرزاں ہے۔ میں نے ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورے کے دوران جو انتباہ کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن پیشگوئیوں پر مشتمل تھا جن میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے الہام کی روشنی میں فرمایا ہے کہ اگر دنیا نے اصلاح نہ کی اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کو نہ پہچانا تو دنیا پر ایسی تباہی آنے والی ہے کہ علاقوں کے علاقوں سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ زندگی کے آثار تک ختم ہو جائیں گے۔ اس تباہی کی ایک جھلک دوسری عالمی جنگ میں دنیا دیکھ چکی ہے لیکن اب تو ایٹم بم کے علاوہ ہائیڈروجن بم اور اس سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ترین آتشیں اسلحہ ایجاد کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے آج سے گیارہ سال پہلے دنیا کو متنبہ کیا تھا کہ اس تباہی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور اب تو بعض عالمی طاقتیں بھی دنیا کو ان مہیب خطرات سے ڈرا رہی ہیں پس یہ ملک جو اصلاح نہ کرنے کی صورت میں ہولناک تباہی کے کنارے کھڑے ہیں ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ لوگوں کی روزی کا سامان کریں گے خود فریبی کے مترادف ہے۔ یہ تو خود اپنی زندگی نہیں بچا سکیں گے تو لوگوں کی روزی کا سامان کیسے کر سکیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر ہمارے دوستوں نے جرمنی میں روزی کمانے کا سوچ رکھا ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی طرف لے آؤ کیونکہ اس وقت ان کی سلامتی کی ایک ہی راہ ہے کہ یہ لوگ تثلیث اور لادینیت کو چھوڑ کر خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لائیں اور خدا کے ہو کر زندگی گزاریں ورنہ ان کے بچنے کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ حضور نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ یہ دیکھ لیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی روزی کماتے کماتے خدانخواستہ خود بھی ان قوموں کے ساتھ پس جائیں۔ پس اگر جرمن اپنے ملک سے دوستوں کو نکال بھی دیں تو اس میں بھی ان کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی بہتری ہوگی۔ پھر دس پندرہ سال کے بعد وہ کہیں گے کہ خدا کی شان ہم تو زور لگا رہے تھے کہ ہم جرمنی میں ٹھہریں لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں سے نکال لیا اور بچ گئے ورنہ تباہ ہو جاتے۔ فرمایا ہمارا آخری بھروسہ اور توکل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا کہ خدا کے بندوں کو خدا کی طرف سے جو انعامات ملتے ہیں اُن میں ایک مقامِ توکل بھی ہے مومن کو اس پر مضبوطی سے قائم کیا جاتا ہے انہیں مقامِ معرفت عطا ہوتا ہے اور وہ طرح طرح کی بے سامانیوں اور تنگیوں اور تکلیفوں کے باوجود بڑی بشاشت اور انشراحِ صدر کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ اس خوشحالی سے زندگی کے دن گزارتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزاروں خزانے ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور اپنے مولیٰ کریم پر کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ستاری اُن کی پردہ پوشی کرتی ہے اور ہر بلا اور ابتلاء میں انہیں اپنے دامن عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا تعالیٰ خود متولی اور متکفل بن جاتا ہے۔

ملاقات کے آخر میں مصافحے ہوئے ازاں بعد جرمن نوجوان طالب علم مسٹر جارج بلانک (GEORGE BLANK) نے حضور کی خدمت اقدس میں بیعت فارم پیش کیا اور حضور کے دست مبارک پر کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قبولیتِ اسلام کو مبارک کرے اور استقامت بخشے۔ مکرم جارج بلانک صاحب کل شام جرمن احمدی اور زیر تبلیغ افراد کی دعوت میں شامل تھے اور اسلامی تعلیم سے متعلق سوالات بھی پوچھتے رہے تھے۔

استقبالیہ دعوت میں شرکت

اسی روز شام جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے یہاں کے مشہور اور روایتی ہوٹل FRANKFURTER-HOF میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی گئی جس میں معززین شہر کے علاوہ CHAD (چاڈ) مغربی افریقہ کے سفیر جناب محمد حسن صاحب نے شرکت فرمائی جو بون سے خاص طور پر اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔ سفیر موصوف ۸ سال تک الازہر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک طالب علم بھی تھے جن کا تعلق سیوڈان سے ہے لیکن اس وقت الازہر میں تعلیم پا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بلجیم اور سوئٹزرلینڈ کے قونصل، ٹاؤن کونسل اور کنزرویٹو پارٹی کا ایک نمائندہ جو فرینکفورٹ یونیورسٹی میں پروفیسر بھی ہے، یونیورسٹی کے ایک اور لیکچرر جن کا علوم شرقیہ سے تعلق ہے، کئی ممتاز مصنفین، شعراء، وکیل، صحافی، پورچ کے نمائندے، احمدیہ مسلم مشن کے ہمراہ احباب، جرمن احمدی اور کارکنان نے اس دعوت میں شرکت کی۔ ہندو تنظیم "Rufa Yogi" کی نمائندہ خاتون برہما کماری سُومن دیوی (Bruma Kumari Suman Devi) بھی اپنے ایک پیروکار کے ساتھ دعوت میں شامل ہوئیں۔

غیر رسمی گفتگو

حضور ایدہ اللہ بنصرہ استقبالیہ میں شرکت کی غرض سے اپنے رفقائے سفر کے ساتھ ہوٹل پہنچے تو دروازے پر ہوٹل کے ڈائریکٹر Mr. HUGO SIDEL اور ہوٹل کے چیف نائٹ آڈیٹر عزیزم مکرم عرفان احمد خان صاحب نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر صاحب کی معیت میں مختلف گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے حضور استقبالیہ میں تشریف لے گئے۔ اور مدعوین سے قریباً دو گھنٹے تک بڑی بے تکلفی کے ماحول میں محو گفتگو رہے۔ اس غیر رسمی گفتگو کے دوران مختلف مذہبی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور علمی و ادبی موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ بلجیم کے قونصل سے تبلیغ اسلام کے موضوع پر بات چیت کے دوران حضور یہ سُن کر بہت خوش ہوئے کہ یورپ میں صرف بلجیم ایک ملک ہے جہاں اسلامی قوانین کو Legal حیثیت حاصل ہے اور مسلمانوں کے فیصلے اسلامی شریعت کے مطابق طے پاتے ہیں۔

اسلام ایک زندہ مذہب ہے

ہندو خاتون سُومن دیوی صاحبہ جن کے نزدیک یہ دنیا دوزخ بنی ہوئی ہے اور اس کو پاک بنانے والا خدا کسی اونچے مقام پر مسند افروز ہو چکا ہے، بس اب اس کی یاد سے روح کو پاک اور تازہ کرتے رہنے میں یا بالفاظ دیگر گیان کے ذریعہ نجات مل سکتی ہے۔ اس سے مذہب کی غرض و غایت پر حضور کی بڑی لمبی گفتگو ہوئی۔ آپ نے اُسے تفصیل سے بتایا کہ مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ دلوں کو بدل دے۔ انسان اپنے اندر ایسا ایمان اور یقین پیدا کرے کہ بالآخر خدا تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے جس کی قدرت اس کائنات کے ہر ذرہ میں کارفرما ہے۔ وہ باوجود دُور ہونے کے اتنا نزدیک بھی ہے کہ انسان اُس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے اور اس کی تائید و نصرت میں آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ ہندو ازم گیان و دھیان کی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے جو خدائے واحد و یگانہ کا صحیح تصور پیش کرتا ہے۔ خدا کے بندے اپنے زندہ خدا کے فضلوں (باقی ص ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں پردہ کی اہمیت

چہرہ کے پردہ کے حتمی دلائل

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل، امرتسری

(۴)

غض بصر کی حکمتیں:

یہی وجہ ہے کہ چہرہ کا پردہ ہوتے کے باوجود عورت کو بھی مردوں کی طرح غض بصر کا حکم دیا ہے کہ رستہ وغیرہ دیکھنے کے بہانے وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر مردوں کو دیکھنے سے پرہیز کرے اور نگاہیں نیچی رکھے اور یہی حکم مردوں کو بھی دیا کہ پردہ دار عورتوں کو اور غیر مسلم بے پردہ عورتوں کو بھی نہ دیکھو اور اگر کبھی اچانک نظر مل جائے تو بھی نظریں نہ ملاؤ اور غض بصر سے کام لو کیونکہ زنا کا پہلا مرحلہ نظریں ہی انجام دیتی ہیں اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"العینان تزنیان و زناھما النظر"

کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نظر بازی ہے

کئی لوگ سفر میں پردہ دار عورت کو برابر دیکھتے رہتے ہیں کہ کبھی اتفاقی طور پر اس کے چہرہ سے یا کسی پہلو سے پردہ سرکے تو دیکھ لیں۔ پس یہ دلیل کہ چونکہ غض بصر کا حکم دیا گیا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ عورت کے لئے چہرہ کا پردہ ضروری نہیں نہایت درجہ فضول اور نادرست ہے۔ عورتیں اگر بد نظری کرنا چاہیں تو پردہ کی جالی کے اندر سے بھی کر سکتی ہیں اور مرد پردہ دار عورت پر بھی بری نظر ڈال سکتا ہے اس لئے غض بصر کا حکم دیا۔ ہاں اچانک نظر پڑ جانا یا اشد ضرورت کے وقت نظریں ملنے پر شریعت نے مواخذہ نہیں رکھا مثلاً بیماری کے موقعہ پر ڈاکٹر بہر حال آنکھوں کا معائنہ کرے گا اسی طرح کوئی اور ضرورت بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے لئے تقویٰ شعار عورتیں اور مرد دینے دل سے فتویٰ لے لیتے ہیں۔ عورتوں کو غض بصر کے حکم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا منشاء عورت کو گھر کی چار دیواری میں قید کرنا نہیں ہے بلکہ وہ حسب ضرورت اور حسب حالات باہر مردوں کے ماحول میں جا سکتی ہیں ورنہ گھر کی چار دیواری کے اندر اپنے خاوند اور بچوں سے تو غض بصر بے معنی ہے۔ "الا ما ظھر منھا" میں وہ زینتیں بھی شامل ہیں جو پردہ کے باوجود چھپائی نہیں جا سکتیں مثلاً عورت کی چال۔ قد۔ آواز برقع یا چادر یا نقاب کا کپڑا یا سودا سلف خریدتے وقت لین دین کے لئے ہاتھوں کا استعمال۔

ایک حدیث سے غلط استدلال:

چہرہ اور ہاتھوں کے کھلا رکھنے کے لئے جو حضرت عائشہ رضی کی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ انھوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا جس سے جسم کے بعض حصے نمایاں تھے۔ یاد رہے کہ یہ گھر کے اندر کی بات ہے نہ کہ باہر کے ماحول کی آپ نے اسے فرمایا

"اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو چہرہ اور ہاتھوں کے سوا جسم کا اور کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیئے"۔

یہ آپ نے گھر کے اندر کا پردہ بیان فرمایا ہے جو محرموں مثلاً باپ۔ بیٹا۔ بھائی بھانجا۔ بھتیجا وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ قریبی رشتہ داروں سے پردہ کی حدود بتا دیں کہ گھر میں سوائے خاوند کے عورت اپنے جسم کو سوائے چہرہ اور ہاتھوں کے کوئی حصہ عریاں اور بغیر کپڑے کے نہیں رکھ سکتی۔ پس اس حدیث میں جوان بچی کو گھر کے ماحول کا پردہ بتایا گیا ہے پس دوسری بے شمار حدیثوں کے برعکس اس حدیث کو باہر کے پردہ کے لئے دلیل بنانا محض دھوکا ہے پھر اسماء رض کی اپنی روایت بھی اس استدلال کے خلاف ہے جس میں وہ روایت کرتی ہیں کہ:

"کنا نخمر وجوھنا من الرجال۔"

کہ ہم مردوں سے اپنے چہرے چھپایا کرتی تھیں۔

(حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے)

ضروریات دینی اور دنیوی کا عذر:

کہا جاتا ہے کہ بعض ضروریات دینی اور دنیوی کے لئے عورت کے لئے چہرہ کھلا رکھنا ضروری اور ناگزیر ہو جاتا ہے یہ درست ہے کہ نماز اور حج وغیرہ کی عبادات میں چہرہ کھلا رہنا چاہیئے۔ لیکن وہاں دوسری لازمی احتیاطیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسی برتی جاتی ہیں کہ عورتیں مرد ایک دوسرے کے آمنے سامنے نہیں ہوتے اور دیکھ نہیں سکتے۔ حج کے متعلق ام المومنین عائشہ رضی کی روایت یاد رکھنی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حج اور احرام کے دوران باوجود ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھنے کے جب ہم دیکھتی تھیں کہ مرد ہمارے مقابل پر آتے ہیں تو ہم پردہ کر لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر لیتی تھیں۔ نیز حج میں مردوں کو ہدایت ہے کہ عورتوں میں مخلوط نہ ہوں۔ عورت کو ہدایت ہے کہ حجر اسود کو چومنے کے لئے اگر غیر محرم مردوں میں مخلوط ہونا یا ان سے چھو جانا وغیرہ کا ڈر ہو تو دور سے حجر اسود کی طرف اشارہ "بوسہ" کی صورت کر لیں نماز کے لئے اول تو حضورؐ نے فرمایا ہے کہ گھر میں عورت کی نماز مسجد میں نماز سے بہتر ہے اور مسجد جانے کی صورت میں مردوں عورتوں دونوں پر اپنی پابندیاں ہیں کہ بے پردگی نہیں ہو سکتی اور عورت کھلے منہ نماز پڑھ سکتی ہے مرد انھیں نہیں دیکھ سکتے۔

دنیوی ضروریات میں پردہ روک نہیں:

رہی دنیوی ضروریات تو عورت کا دنیوی ضروریات پوری کرنا اصولی طور پر مرد کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کی ذمہ داریاں تقسیم کرکے ان کی جسمانی ساخت بھی ایسی مختلف بنائی ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں عورت کا کام گھر اور بچوں کو سنبھالنا اور مرد کا کام ان کی ضروریات پوری کرنا ہے اگر مرد اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر نہیں ادا کرتے حتیٰ کہ عورت کو خود کمانا پڑتا ہے تو یہ مردوں کی کمزوری اور قصور ہے اسلامی تعلیم کی کمزوری نہیں اور ایسے مردوں کو اسلام مجرم قرار دے کر سزا دیتا ہے۔ رہیں بیوہ، مسکین، بے گھر اور بے سہارا عورتیں تو ان کی ذمہ داری خلیفہ وقت اور سٹیٹ پر ہوتی ہے اور محلہ داروں اور اسلامی معاشرہ پر بھی اس کی موجودگی میں ایسی عورتوں کو مزدوری نہیں کرنی پڑے گی نیز ایسی مزدوری اور ایسے کام جن میں پردہ اور حیاداری کی رعایت رکھی جا سکے اور فتنہ کا ڈر نہ ہو۔ کرنے میں اسلامی پردہ روک نہیں ہے چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ مسلمان باپردہ عورتیں ایسا گھونگٹ نکال کر پہچانی نہ جا سکیں۔ دوسرے گھروں میں کئی قسم کے کام کر لیتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں اسلامی پردہ کا مقصد یہ ہے کہ بد نظری اور فتنہ نہ ہو اور چہرہ اور جسم کی زینت ظاہر نہ ہو اس مقصد کے پیش نظر حالات کے لحاظ سے پردہ میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے جیسے سورۃ نور کی آیت حجاب اور سورۃ احزاب کی آیت حجاب میں فرق سے ظاہر ہے۔ سورۃ نور میں بھی چہرہ کا پردہ ہے مگر وہ گھروں اور محدود جگہوں کے ماحول کا پردہ ہے جو اپنے عزیزوں اور مانوس اور قابل اعتماد اشخاص کے ماحول میں کیا جاتا ہے اور سورۃ احزاب کا پردہ بیرونی اور اجنبی ماحول کا پردہ ہے۔ نیز ایسی عورتوں کو کام دینے کے لئے اور ان سے کام لینے کے لئے ایسا ماحول پیدا کرنا مشکل کام نہیں جہاں وہ آزادی سے مردوں کے دخل کے بغیر کام کر سکیں نیز عورتوں کے ایسے ادارے جو عورتوں کے لئے مخصوص ہیں وہ وہاں بھی کام کر سکتی ہیں۔ اسی طرح پردہ کی رعایت جوان عورتوں کے لئے صرف اس عمر تک ہے جب جوانی ڈھل جائے اور جنسی جاذبیت اور فتنہ کا ڈر نہ رہے تو اس کے بعد کی معمر عورتیں جو کام کے قابل ہوں اور کرنے پر مجبور ہوں وہ بغیر پردہ کے باوقار اور باحیا لباس میں مردوں کے ماحول میں بھی کام کر سکتی ہیں، اس کی اجازت قرآن کریم (سورۃ نور) میں موجود ہے مگر اسلامی معاشرہ اسلامی نظام اور اسلامی خلافت کی موجودگی میں عموماً عورتوں کو یہ مجبوریاں پیش نہیں آتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ لگ جاتا تھا اور اس کی ماں کو امداد ملتی تھی۔ اگر آج اسلامی معاشرہ اور حکومت قائم نہیں تو یہ اسلامی شریعت کا قصور نہیں۔ اہلِ اسلام کی اپنی کمزوری اور بیہودگی کا ہے۔

شہری اور دیہاتی پردہ:

اسلام نے شہری اور دیہاتی پردے میں کوئی فرق نہیں کیا نہ اس کی ضرورت تھی البتہ شہروں میں چونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان جنسی تلذذ کے محرکات اور امکانات دیہات کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور شہروں میں عورتیں مصنوعی زیب و زینت دیہاتی عورتوں کی نسبت زیادہ کرتی ہیں اس لئے شہروں میں زیادہ شدت سے پردہ کیا جاتا رہا ہے اور کیا جانا چاہیئے۔ ورنہ دیہات میں پردہ اور پردہ کرنے کی سپرٹ شہروں کی نسبت زیادہ ہے۔ اب چونکہ مغربی تمدن و تہذیب کا اثر دیہات میں بھی پھیل رہا ہے اس لئے وہاں بھی پردہ کی اہمیت کم ہو رہی ہے۔ ویسے دیہات میں چونکہ عورتوں کے گھریلو کام اور ذمہ داریاں شہری عورتوں سے کچھ مختلف ہیں اس لئے وہاں برقع نہیں بلکہ چادر اور گھونگٹ کا پردہ کیا جاتا رہا ہے جو ان کے کام میں مخل نہیں ہوتا کبھی ایسی شکایت نہیں سنی گئی کہ پردہ ان کے کاموں میں مخل ہے، بلکہ دیکھا گیا ہے کہ دیہات کی ہندو اور بعض سکھ عورتیں بھی چادر پہن کر اور گھونگٹ ڈال کر سب کام کرتی تھیں۔ دراصل گاؤں میں چہرہ کا پردہ کچھ کم نظر آنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ عورتیں کھیتوں میں ایسے ماحول میں کام کرتی ہیں جہاں ان کے عزیزوں، محرموں، رشتہ داروں اور قابلِ اعتماد نوکروں کے سوا کوئی نہیں ہوتا اور اگر کبھی کوئی اجنبی یا غیر محرم آ جائے تو وہ فوراً گھونگٹ نکال لیتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ کالی بھیڑیں تو ہر جگہ ہوتی ہیں نیز گاؤں کے لوگ سب آپس میں رشتہ داریاں اور برادریاں ہوتی ہیں اس لئے پردہ میں سختی کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن گھونگٹ ضرور رہتا ہے۔ لیکن دیہات کے مقابلہ میں شہروں میں تو گھر کی چاردیواری سے باہر قدم رکھتے ہی اجنبی ماحول اور غیریت شروع ہو جاتی ہے اور عورت کو بازاروں کے کئی فتنوں سے اپنا دامن بچا کر گزرنا پڑتا ہے اس لئے شہروں میں پردہ کے متعلق شدت اور خاص احتیاط زیادہ کی جاتی ہے جو عورت کی اپنی حفاظت کے لئے زیادہ ضروری ہے خصوصاً جبکہ جرائم پیشہ لوگوں کی کثرت ہو۔ پس یہ کہنا کہ دیہات کی عورتیں چہرہ کا پردہ نہیں کر سکتیں حقائق کے بالکل خلاف اور نادرست ہے۔ وہ اکثر اپنے بیٹوں، بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں کے درمیان کام کرتی ہیں اور اسلام نے کب کہا ہے کہ اپنے محرموں سے پردہ کرو۔ اسلام تو صرف غیر محرم سے ایسے طور پر چہرہ چھپانے کا حکم دیتا ہے کہ عورت کی زینت چھپ جائے اور پہچانی نہ جائے کہ یہ کیسی ہے۔ خوبصورت ہے بدصورت ہے۔ کون ہے تا کہ وہ محفوظ طور پر تسلی اور آزادی سے ضرورت کے وقت جہاں چاہے جا سکے اور اس کے پیچھے اوباش نہ لگ جائیں۔

ایک عام فہم دلیل:

آخر میں چہرہ کے پردہ کے متعلق ایک عام فہم بات عرض ہے اسلامی شرع کے واضح اور مسلمہ احکام کے مطابق شریعت میں سوائے چہرہ اور ہاتھوں کے جوان عورت کا سارا جسم ستر ہے جسے سوائے خاوند کے کسی کے سامنے وہ عریاں نہیں کر سکتی۔ اور سورۃ نور میں آیت حجاب یعنی آیت نمبر ۲۹ میں مومن عورتوں کو حکم ہے کہ اپنی زینت سوائے اپنے خاوندوں یا پدروں یا اپنے بیٹوں، پوتوں یا خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں اور بھائیوں کے بیٹوں اور بہنوں کے بیٹوں وغیرہ کے کسی پر ظاہر نہ کریں۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا زینت سے مراد ان کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں ہی ہو سکتے ہیں ورنہ جسم کے دوسرے حصوں اور ان کی زینت کو تو وہ کسی پر بھی عریاں اور ننگا نہیں کر سکتیں خواہ وہ باپ ہو یا بھائی۔ پس ثابت ہوا کہ سوائے آیت میں مذکور رشتہ داروں کے عورت پر باقی سب لوگوں سے چہرہ اور ہاتھوں کے پردہ کی زینت کو مخفی رکھنا لازم ہے۔ ہاتھوں کی زینت ظاہر نہ کرنے سے مراد بھی ضروری طور پر محض ہاتھ نہیں بلکہ ہاتھوں کی زینت اور مزین ہاتھ مراد ہیں اسی لئے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کے نزدیک اس سے مراد چھلے، کنگنوں اور انگوٹھیوں والے ہاتھ مراد ہیں جو غیر مردوں پر ظاہر نہیں ہونے چاہئیں۔

پردہ کی اصل غرض:

غور کیا جائے تو پردہ کی اصل غرض یہی ہے کہ عورت اپنی زینت اور خوبصورتی قصداً اور عمداً غیروں پر ظاہر نہ کرے بلکہ چھپائے رکھے۔ بصورت اضطرار اور اشد ضرورت کے وقت مجبوراً ظاہر کرنے کے لئے ایک مومن تقویٰ شعار عورت کا دل بخوبی فتویٰ دے سکتا ہے کہ کب اور کس حالت اور مجبوری کی بنا پر چہرہ کھولنا اس کے لئے جائز ہے پس گھر سے باہر چہرہ کبھی ضرورت کے وقت کھولنے کا فیصلہ نیک عورت خود کر سکتی ہے کوئی مشکل نہیں

عقلی طور پر بھی اگر دیکھا جائے تو گھر سے باہر عورت کا کھلے منہ گھومنا پھرنا نادرست اور خطرے اور پریشانی کا موجب ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کسی کو کہا جائے کہ شیطانی حملوں اور چوروں کے خطرہ سے حفاظت کے لئے وہ اپنے گھر کے باقی سب دروازے تو بند کر لے مگر گھر کا بڑا دروازہ بے شک کھلا رہنے دے کوئی خطرہ نہیں جس طرح یہ فعل کم عقلی اور اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کا موجب ہوگا۔ اسی طرح باقی سب زینت کا پردہ کر کے چہرہ کھلا رکھنے میں بھی ویسے ہی خطرہ ہے کیونکہ چہرہ عورت کی خوبصورتی زینت اور جاذبیت کا مرکز ہے۔

○

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے دفتر اطفال کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ماں اور آپ میں سے ہر باپ کو کہہ رہا ہے کہ صرف اپنی ہی فکر نہ کرنا۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ہی نہیں بلکہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ۔ تم پر یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرو کہ ساری زندگی میں وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ میں نہ پھینکے جائیں .... پس اپنے نفس کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ عائد کی ہے کہ اپنے خاندان کو سمجھائیں۔ اس کو اسلام کا شیدائی بنائیں اور اس کے ہر فرد کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں حتیٰ کہ ان کے دل اس جذبہ سے معمور ہو جائیں کہ اسلام کی راہ میں ہر وقت ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

توقع ہے کہ تمام بھائی اور تمام بہنیں عزیز خدام سے تعاون کر کے اپنے پیارے بچوں کو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل فرمائیں گے اور ان کی دینی تربیت کا ایسا اہتمام کریں گے کہ وہ اسلام کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے مستحق قرار پائیں۔ اللّٰھم آمین!

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان لکھتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم سعید الرحمن صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان درد گردہ کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

(۲) مکرم چوہدری سیف اللہ صاحب عارف چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر کی بھتیجی عزیزہ نصرت بنت مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آف ٹنڈو الہیار سندھ عرصہ تین سال سے پورے جسم میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔

(۳) سلیم اللہ صاحب چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر کی ہمشیرہ محترمہ نسرین اختر صاحبہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے دو ہفتہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

(۴) مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ کے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ بعارضہ فساد خون کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ تکلیف میں کچھ دن سے اضافہ ہو گیا ہے۔

احباب کرام سے ان سب مریضوں کے لئے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے ننھے معاونینِ خصوصی

فیصل آباد کے "ننھے معاونین خصوصی" کی ایک فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ ان بچوں نے اپنے جیب خرچ میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کے مطابق -/۲۵ روپے یا اس سے زائد رقم چندہ دیکر وقفِ جدید کے "ننھے معاونین خصوصی" کی صفِ اوّل، دوم اور سوم میں شمولیت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ ان کو نیکیوں میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کی توفیق دے اور ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان خدام کو بھی جزاء خیر عطا فرمائے جن کی کوششوں کے نتیجہ میں یہ بچے وقفِ جدید کے "ننھے معاونین خصوصی" میں شامل ہوئے ہیں۔ آمین

دوسرے احمدی بچے بھی ان کی تقلید کرنے کی کوشش کریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

۱۔ ننھے معاونینِ خصوصی صفِ اوّل

بچگان محترم شیخ سلیم احمد صاحب پیپلز کالونی -/۱۰۵
" میاں مبارک احمد صاحب " -/۱۰۰
" نذیر احمد صاحب " -/۱۰۰
" میاں غلام احمد صاحب " -/۲۱۰
" شیخ محمود احمد صاحب " -/۳۰۰
" ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر طارق آباد -/۱۰۰
" کیپٹن نصیر احمد صاحب بٹالہ کالونی -/۱۰۵
" محمد صدیق صاحب " -/۱۰۰
" طارق زیدی صاحب " -/۱۰۵
" ملک محمد طاہر صاحب " -/۱۵۰
" ڈاکٹر عبد المنان صاحب سمن آباد -/۱۱۰

۲۔ ننھے معاونینِ خصوصی صفِ دوم

بچگان میاں محمد یعقوب صاحب پیپلز کالونی -/۵۰
" نذیر احمد صاحب سہگل " -/۴۲
" چوہدری مقصود احمد صاحب " -/۵۰
" غلام محمد شاہ صاحب " -/۵۰
" مرزا محمد یعقوب صاحب طارق آباد -/۵۰
" شیخ خالد مسعود صاحب وارث پورہ -/۵۲
" میاں غلام احمد صاحب " -/۵۰
" ڈاکٹر دلدار احمد صاحب بٹالہ کالونی -/۵۰
بچگان نواز احمد صاحب بٹالہ کالونی -/۵۰

۳۔ ننھے معاونینِ خصوصی صفِ سوم

بچگان چوہدری عبد الغنی صاحب پیپلز کالونی -/۲۵
" منور احمد صاحب طارق آباد -/۲۵
" منور احمد صاحب وارث پورہ -/۲۶
" شبیر احمد صاحب " -/۲۵
" ملک نصیر احمد صاحب " -/۲۵
" آفتاب احمد صاحب چٹھہ " -/۲۵
" حافظ منظور احمد صاحب " -/۲۵
" مظفر منصور صاحب " -/۲۵
" چوہدری ظفر احمد صاحب جھال خانوآنہ -/۲۵
" سعید احمد صاحب ناصر بٹالہ کالونی -/۳۰
" بشیر احمد صاحب " -/۲۷
" مقصود احمد صاحب " -/۳۵
" مقبول احمد صاحب " -/۳۰
" محمد اصغر صاحب " -/۲۵
" محمد جمیل صاحب " -/۲۵
" گلزار احمد صاحب " -/۳۶
" مرزا منظور احمد صاحب سمن آباد -/۳۰
" میاں محمد سعید اختر صاحب " -/۳۶
" محمود احمد قمر صاحب " -/۴۰

ماہنامہ مصباح کے پرچوں کی ضرورت

تاریخ لجنہ اماءاللہ کی تدوین کے سلسلے میں ہمیں ماہنامہ مصباح کے مندرجہ ذیل نمبروں کی ضرورت ہے اگر کسی بہن یا بھائی کے پاس یہ پرچے موجود ہوں تو عاریتاً یا قیمتاً ہمیں دیکر ممنون فرمائیں۔

۱۹۲۷ء جلد اوّل مصباح نمبر ۱-۳-۴-۱۸-۲۱-۲۲
۱۹۲۸ء - نمبر ۱۰-۱۳-۱۴
۱۹۳۰ء - نمبر ۲
۱۹۳۲ء - نمبر ۱۸
۱۹۳۷ء - نمبر ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲
۱۹۳۹ء - نمبر ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴
۱۹۴۱ء - نمبر ۲
۱۹۴۶ء - نمبر ۹-۱۰-۱۱-۱۲
۱۹۴۷ء - نمبر ۱-۶-۷-۸-۱۱-۱۲

(سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

(بقیہ صفحہ ۲)

اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں اور اُن کے وجود میں خدا تعالیٰ دنیا کو ایسے معجزے دکھاتا ہے جو اسلام کے زندہ اور پائندہ مذہب ہونے کی علامت ہے۔

Reception Room کے باہر ہر آنے والے مہمان کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ جرمن میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے تعارف پر مشتمل ایک رسالہ بھی شامل تھا جسے فرینکفورٹ مشن نے حضور کی تشریف آوری کے موقع پر شائع کیا تھا۔ علاوہ ازیں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کی ایک انگریزی کتاب کا جرمن ترجمہ بھی اس لٹریچر میں شامل تھا جو مہمانوں کو پیش کیا گیا۔

اس دعوت نے بھی مختلف مکاتیبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں تک اسلام کی دعوت و تبلیغ کا نہایت عمدہ موقع فراہم کیا۔ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی۔ دعوت شروع ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد افطاری ہوئی۔ حضور کی خدمت میں چائے کی پیالی پیش کی گئی لیکن حضور اقدس گفتگو میں اس قدر محو اور ابلاغ حق میں اتنے مستغرق تھے کہ گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک یہ چائے کی پیالی آپ کے ہاتھ میں رہی لیکن اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہ لے سکے۔

(باقی)

ٹنڈر نوٹس

ضلع کونسل سرگودھا کو تفصیلات ذیل کے مطابق سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ اصالتاً مورخہ ۱۱/۸ کو ایک بجے بعد دوپہر تک ٹنڈر بکس جو کہ ڈسٹرکٹ انجینئر کے کمرہ میں پڑا ہوگا میں ڈالے جاسکتے ہیں جو کہ حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ہر کام کیلئے جداگانہ ٹنڈر دینا ہوگا ٹنڈر کے ہمراہ رقم بیعانہ (کال ڈیپازٹ کی صورت میں) منسلک کرنا ہوگی جس کے بغیر ٹنڈر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ ٹنڈر فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر سے قیمتاً دستیاب ہو سکتے ہیں۔ تخمینہ و ضروری کاغذات کا معائنہ دفتری اوقاتِ کار میں کیا جا سکتا ہے۔ کوئی مشروط ٹنڈر منظور نہیں کیا جائیگا۔ کام کو اندر میعاد ختم کرنا ہوگا اور کام مطابق تخمینہ و پی ڈبلیو ڈی منشور کرنا ہوگا۔ مشینری اور ہر قسم کے میٹریل کا ٹھیکیدار ذمہ وار ہوگا۔ ضلع کونسل سرگودھا کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں کی فیس ٹھیکیداری جمع کرائی ہوگی ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ افسر مجاز کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے نامنظور کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	رقم تخمینہ	زر بیعانہ	میعاد
۱	تعمیر پلیاں و ڈالنے مٹی لنک روڈ کنری تا اوگالی	۹۹۵۰۰-۰۰	۲۰۰۰-۰۰	۳ ماہ
۲	مرمت خاص واٹر سپلائی وھوبیہ	۱۶۶۰۰-۰۰	۳۴۰-۰۰	۱ ماہ
۳	مرمت واٹر سپلائی بہلی	۱۳۸۰۰-۰۰	۲۸۰-۰۰	۱ ماہ
۴	مرمت خاص وٹرنری ہسپتال ۱۳۰ جنوبی	۱۹۸۰۰-۰۰	۳۴۰-۰۰	۱ ماہ
۵	مرمت خاص میڈیکل ڈسپنسری رادھن	۱۲۰۰۰-۰۰	۲۴۰-۰۰	۱ ماہ
۶	مرمت خاص ہیلتھ سنٹر مڈھ رانجھا	۱۰۰۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰	۱ ماہ
۷	مرمت کوارٹر ملازمین درجہ چہارم واقع ڈسٹرکٹ کونسل کالونی سرگودھا	۷۱۰۰۰-۰۰	۱۴۲۰-۰۰	۲ ماہ
۸	نیٹنگ فلش سسٹم مع پائپ لائن واٹر سپلائی کمرہ نزد فیصل ہال ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا	۸۴۲۵-۰۰	۱۷۰-۰۰	۳۰ دن
۹	تعمیر گلی بمقام نوشہرہ از ڈاکٹر والی مسجد تا راولپنڈی ٹمک روڈ نوشہرہ	۴۸۰۹۰-۰۰	۹۶۲-۰۰	۲ ماہ
۱۰	مرمت خاص سڑک نوشہرہ سکیسر (حصہ اندرون حدود کمیٹی)	۱,۲۳,۵۰۰-۰۰	۲۴۷۰-۰۰	۳ ماہ
۱۱	توسیع و مرمت مسجد نزد فیصل ہال ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا	۴۶۵۰۰-۰۰	۹۳۰-۰۰	۲ ماہ

المشتہر: محمد یعقوب شیخ ڈسٹرکٹ انجینئر ضلع کونسل سرگودھا

(IPL 5733)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم خادم محترم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے ۲۹، ۳۰ اکتوبر کی درمیانی شب کو ساڑھے بارہ بجے ربوہ میں پانچ ماہ کی علالت کے بعد وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۳۰ اکتوبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

محترم صوفی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور جلیل القدر صحابی حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور نسبتی بھائی تھے۔ آپ ۱۸۹۹ء میں بمقام غوث گڑھ (ضلع لدھیانہ انڈیا) پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد بزرگوار قادیان میں تھے اس لئے ایک روائت کے مطابق آپ کے عقیقہ کا اہتمام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں فرمایا۔ اوائل عمر سے ہی آپ کو سلسلہ کی مختلف رنگوں میں خدمت کرنے کی توفیق حاصل رہی۔ ۱۹۲۲ء۔ ۱۹۲۳ء کی تحریک شدھی کے زمانہ میں آپ نے مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر ارشاد خدمات انجام دیں۔ پھر تین سال تک نائب امام مسجد لنڈن کے طور پر حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ امام مسجد لنڈن کے ساتھ انگلستان میں تبلیغ اسلام کرنے کا موقع ملا۔ کشمیر کمیٹی میں بھی کام کرتے رہے۔ پھر آپ کو جاپان بھیج دیا گیا جہاں پر آپ نے سلسلہ کی طرف سے پہلے مبلغ اسلام کے طور پر کام کیا وہاں سے آپ روزنامہ الفضل کے لئے باقاعدگی سے مضامین لکھتے رہے۔ کچھ عرصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی کام کیا بعد ازاں کئی سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ انگریزی زبان پر خاص دسترس اور قدرت رکھتے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد مضامین اور نظموں کا آپ نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت پر بھی ایک کتاب فضل عمر کے نام سے انگریزی میں لکھی۔ پاکستان بننے کے بعد ملک کے مختلف انگریزی جرائد و اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے دو بیٹے آپ کی یادگار ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم لطیف احمد صاحب ربوہ میں شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ، بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد بشیر احمد ایڈووکیٹ کا نکاح عزیزہ طیبہ طلعت بنت محترم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب انچارج میڈیکل سنٹر جوارا گیمبیا مغربی افریقہ سے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مسجد ناصر ربوہ میں مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر پڑھا۔

عزیزم محمد بشیر احمد بی۔ اے، ایل ایل بی حضرت حکیم نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف ٹنڈو غلام علی (سندھ) کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ طیبہ طلعت بی۔ اے، بی ایڈ حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ ۔ ۔ سو اے لوگو اگر تم میں راستی کی روح ہے جو مومن کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو گے۔"

محترم امراء کرام و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور ترسیل کا اہتمام فرمایا کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغام آسمانی پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب ناظم اشاعت مجلس مقامی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو چار بچوں کے بعد دوسری بچی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام امۃ الغفور تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (منیر احمد چوہدری مربی سلسلہ مقیم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کے نزدیک

اس کے علاوہ

دار الرحمٰن کالونی کی دیگر خصوصیات

(۱) ربوہ سے کالونی تک پختہ اور کشادہ سڑک (۲) کالونی کی اندرونی سڑکوں کی چوڑائی چالیس فٹ (۳) مسجد اقصیٰ کے نزدیک ترین (۴) یونیورسٹی، کالج، سکول جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ نزدیک (۵) فوری رجسٹری فوری قبضہ کی بنیاد پر (۶) ہر جھگڑے سے مبرّا (۷) موقع کے مطابق انتہائی موزوں اور ارزاں نرخ۔

اس کے علاوہ ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ اور مکانات، ربوہ کے اردگرد کی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا مخلص اور معاون ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ ربوہ فون رہائش ۴۰۵

دواخانہ خدمت خلق سالہا سال سے قادیان پھر اس کے بعد ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی بڑی کامیابی کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور اب بھی اسی طرح کام کر رہا ہے۔ آرڈر دے کر مستفیض ہوں۔

منیجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴